سوال

حج کی ادائیگی مہر مقرر کیا گیا لیکن رخصتی کے بعد طلاق دے دی تو مہر کیسے ادا کیا جائیگا ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

آپ نے بیوی کو رخصتی و دخول کے بعد طلاق دی ہے تو آپ کے لیے اسے پورا مہر دینا لازم ہے؛ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

تو تم ان سے جو فائدہ اٹھاؤ تو تم انہیں ان کے مقرر شدہ مہر ادا کرو.

ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کر دو.

ایک مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے :

ء (2019).

بر (2378) کے جواب کا مطالعہ کریں.

م :

ہ شادی کا حج یا عمرہ بطور مہر مقرر کرنے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، مالکی حضرات اسے جائز قرار دیتے ہیں، اس لیے اگر آپ کے ملک سے حج کے اخرجات میں کوئی بڑا فرق نہیں یعنی سب کمپنیاں تقریبا ایک ہی ریٹ رکھتی ہیں اور اس کے اخراجات معلوم ہیں تو آپ کے لیے اتنا خرچ بیوی کو دینا لاز

اس میں اچھا خاصہ فرق ہے تو پھر اس صورت میں بیوی کو مہر مثل دینا ہوگا، یعنی آپ اسے اس کے علاقے کی عورتوں جتنا مہر ادا کریں گے.

م :

نے رمضان المبارک میں روزے نہ رکھ کر اور زنا (اگر زنا ثابت ہو جائے) کر کے جو گناہ کا ارتکاب کیا ہے یہ بہت بڑی فحاشی اور گناہ کبیرہ ہے، لیکن ایسا کرنے سے وہ حق مہر سے محروم نہیں ہو جائیگی، ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی تو لعان کے ذریعہ ان کے مابین علیحدگی کردی گئی تو رسول کریم ص

دونوں کا حساب اللہ پر، تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اور تمہیں اس عورت پر کوئی راہ حاصل نہیں "

و وہ شخص کہنے لگا : میرا مال ؟

یعنی میں نے اسے مہر میں جو مال ادا کیا تھا وہ کہا جائیگا ؟

ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

' تمہیں کوئی مال نہیں ملے گا؛ اگر تم اپنی اس بات میں سچے تھے تو یہ مال اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی بنا پر تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹا بہتان لگایا ہے تو یہ اور بھی زیادہ بعید ہے "

بر (5312) صحیح مسلم حدیث نمبر (1493).

م نووی رحمہ اللہ کی اس شرح میں لکھتے ہیں :

ل و رخصتی سے مہر کے استقرار و جوب کی دلیل پائی جاتی ہے، اور جس مدخولہ عورت سے لعان کیا جائے اس کے لیے بھی مہر کی ادائیگی یہ دلیل بنتی ہے، ان دونوں مسئلوں پر علماء کرام متفق ہیں :

س حدیث میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ : اگر عورت نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے گناہ کا اقرار بھی کر لیا تو بھی مہر ساقط نہیں ہوگا " انتہی

م (126/10).

ر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :

" تو یہ اس کے عوض میں ہے جو آپ نے اس کی شرمگاہ حلال کی ہے "

سے یہ نکلتا ہے کہ اگر لعان کرنے والی عورت لعان کے بعد اپنے آپ کو جھٹلا کر زنا کا اقرار بھی کر لے تو اس پر حد واجب ہوگی؛ لیکن اس سے اس کا مہر ساقط نہیں ہو جائیگا " انتہی

ی (457/9).

م :

پ نے ابھی اسی طلاق نہیں دی اور بیوی کا انحراف اور فحاشی آپ کے سامنے واضح ہو چکی ہے تو آپ طلاق دینے میں جلد بازی سے کام نہ لیں؛ بلکہ اس کی طلاق آپ اس پر موقوف کریں کہ وہ اپنے مہر سے دستبردار ہو جائے یعنی وہ خلع حاصل کرے.

ا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم انہیں اس لیے مت روکے رکھو کہ تم نے نہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ واضح و کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں.

زنا کاری واضح و کھلی بے حیائی و فحاشی ہے.

عورت زنا کا ارتکاب کرتی ہے تو خاوند کو بیوی پر تنگی کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ خاوند سے خلع حاصل کرے، اور اسے ادا کردہ پورا مہر واپس حاصل کرے.

یر (241/2) تفسیر السعدی (172/1).

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ی واضح فحاشی و بے حیائی کا ارتکاب کرے تو خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اس پر طلاق مت دے اور اس پر تنگی کرے تا کہ عورت خود فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے؛ کیونکہ عورت نے زنا کر کے خلع کا مطالبہ کیا ہے، اور نکاح کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے؛ اس لیے خاوند کا

ی (320/15).

م :

ب تک دو عادل گواہوں یا پھر بیوی کی جانب سے صریح اعتراف کے ساتھ زنا کا ارتکاب ثابت نہ ہو جائے آپ اس عورت پر زنا کے ارتکاب کی تہمت نہیں لگا سکتے.

بر (94893) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

150807